بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّ حۡمٰنِ الرَّ حِیۡمِ　　نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ　　وَعَلٰی عَبۡدِالۡمَسِیۡحِ الۡمَوعُود

ہر احمدی سے ایک سوال۔؟

جماعت احمدیہ میں ہر امام یا خلیفہ براہ راست روح القدس پا کر کھڑا نہیں ہوتا بلکہ وہ منتخب کیا جاتا ہے۔کہا جاتا ہے کہ اس انتخاب میں اللہ تعالیٰ کی رضا شامل ہوتی ہے لہٰذا خلیفہ وقت جو ارشاد فرماتا ہے اس میں بھی اِلٰہی تائید شامل ہونی چاہیے۔ ہمارے چوتھے خلیفہؒ نے مسند امامت پر بیٹھتے ہی احباب جماعت کو شریں نغمات سنائے۔ دراصل خلیفہ منتخب ہونے سے چھ سال قبل ۱۹۷۶ء میں آپ نے ایک نعت لکھی۔اس نعت کے آخری بند میں آپ نے اللہ تعالیٰ کے حضور ایک التجا کی تھی اور وہ یہ کہ پیارے نبی ﷺ کی قوت قدسیہ کا جلوہ مجھ پر بھی ظاہر فرما۔جیسا کہ آپ فرماتے ہیں۔

اک میں بھی تو ہوں یا ربّ۔صید تہ دام اس کا۔ دل گاتا ہے گن اُسکے لب جپتے ہیں نام اُس کا
آنکھوں کو بھی دکھلا دے۔آ نا لب بام اس کا ۔ کانوں میں بھی رس گھولے ہر گام خرام اُس کا
خیرات ہو مجھ کو بھی۔اک جلوۂ عام اُس کا۔ پھر یوں ہو کہ ہو دل پر۔الہام کلام اُس کا
اِس بام سے نور اُترے نغمات میں ڈھل ڈھل کر
نغموں سے اُٹھے خوشبو۔ہو جائے سرود عنبر

میری کتاب ’’غلام مسیح الزماں‘‘ کے حصہ اوّل کے چوتھے باب کا عنوان ہے ’’امام وقت کی حیرت انگیز بشارات‘‘ اور یہ باب صفحہ ۲۱۷ سے ۲۳۵ تک لکھا ہوا ہے۔میری احباب جماعت سے گذارش ہے کہ آپ اس باب میں حضورؒ کے کلام کو بھی پڑھیں اور اِسکی جو میں نے تشریح کی ہے وہ بھی ملاحظہ فرمائیں۔حضور فرماتے ہیں۔

دو گھڑی صبر سے کام لو ساتھیو! آفت ظلمت و جور ٹل جائے گی
آہِ مومن سے ٹکرا کے طوفان کا، رُخ پلٹ جائے گا، رُت بدل جائے گی

وہ کونسا مومن ہے جس کی آہ سے ٹکرا کر طوفان کا رُخ پلٹنے اور رُت بدلنے والی ہے۔؟؟؟

یہ دُعا ہی کا تھا معجزہ کہ عصا، ساحروں کے مقابل بنا اژدھا
آج بھی دیکھنا مردِحق کی دُعا سحر کی ناگنوں کو نگل جائے گی

یہ ’’مردِحق کی دُعا‘‘ کیا ہے جو سحر کی ناگنوں کو نگلنے والی ہے۔؟؟؟

عصر بیمار کا ہے مرض لا دوا،کوئی چارہ نہیں اب دُعا کے سوا
اے غلام مسیح الزماں ہاتھ اٹھا،موت آ بھی گئی ہو تو ٹل جائے گی

یہ غلام مسیح الزماں جس کے ہاتھ اُٹھنے سے بیمار زمانہ شفاء پانے والا ہے،کون ہے اور کہاں ہے۔؟؟؟

کلید فتح و ظفر تھمائی تمہیں خدا نے اب آسماں پر
نشان فتح و ظفر ہے لکھا گیا تمہارے ہی نام کہنا

یہ موعود اِلہامی کلید فتح و ظفر کون ہے اور کہاں ہے۔؟؟؟

دیر کے بعد اے دُور کی راہ سے آنیوالو! تمہارے قدم کیوں نہ لیں
میری ترسی نگاہیں کہ تھیں منتظر،اِک زمانے سے اِس کارواں کیلئے

یہ دیر کے بعد اور دُور کی راہ سے آنے والا کون ہے اور کہاں ہے۔؟؟؟

اُنکی چاہت مرا مدعا بن گیا،میرا پیار اُن کی خاطر دُعا بن گیا
بخدا اُن کا ساتھی خدا بن گیا،وہ بنائے گئے آسماں کیلئے

سلسلہ عالیہ احمدیہ میں یہ خدا نما بننے والا کون ہے اور کہاں ہے۔؟؟؟

گو آ رہی ہے میرے ہی گیتوں کی باز گشت
نغمہ سرا ہیں دشت و جبل آپ کے لیے

حضورؒ نے جسے اپنے گیتوں کی باز گشت قرار دیا ہے وہ کون ہے اور کہاں ہے۔؟؟؟

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اپنے دور خلافت میں جو گیت گائے اور میں نے جو اُنکی تشریح کی ہے۔ یہ تشریح میں نے عقل سے نہیں کی بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان اشعار کے معنی کا اِس عاجز پر اِنکشاف فرمایا ہے۔ ان اشعار میں خلیفہ رابع صاحب نے جماعت کو ایک ایسے شخص کی خبر دی ہے جس کا حضرت مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کو بذریعہ الہام وعدہ دیا گیا تھا۔ اب میرا ہر احمدی سے یہ سوال ہے کہ جس شخص کا متذکرہ بالا اشعار میں ذکر کیا گیا ہے، جس شخص کی آمد کی خبر دی گئی تھی وہ کون ہے اور کہاں ہے۔۔۔؟ اگر خاکسار ان شعار کا مصداق نہیں ہے تو جماعت میں اِن اشعار کا جو مصداق ہے اُسے میدان میں آنا چاہیے تا کہ میرا مؤقف (اگر غلط ہے) غلط ثابت ہو جائے۔ لیکن میں کہتا ہوں جو مصداق تھا وہ آ گیا اور کوئی دوسرا نہیں آئے گا۔ آج سے بیس سال قبل اللہ تعالیٰ نے مجھے اس فضل اور اس موعود غلامی کی خبر بخشی تھی اور پھر دھیرے دھیرے اس موعود غلامی کا اِلہامی، علمی اور قطعی ثبوت بھی مجھے بخشا گیا۔ دس سال (۱۹۹۳ء سے ۲۰۰۳ء) سے میرا یہ مؤقف چوتھے خلیفہ صاحب کے آگے تھا۔ اُنہیں چاہیے تھا کہ میرے مقدمہ کا فیصلہ اپنی زندگی میں سنا کر جاتے۔ لیکن مجھے افسوس ہے اُنہوں نے ایسا نہیں کیا۔ اب میں اپنا یہ مؤقف افراد جماعت اور تمام دنیا کے سامنے رکھ رہا ہوں۔ کیا تم میں سے کوئی ہے جو میرے اس مؤقف اور اِس کے مدلل ثبوت کو بذریعہ دلیل جھٹلا سکے۔؟؟؟ ہرگز نہیں۔ خاکسار وہی موعود زکی غلام ہے جس کی ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں بشارت آپکے پاس موجود ہے۔

والسلام علےٰ من اتبع الھدیٰ

عبدالغفار جنبہ/کیل۔ جرمنی

مورخہ ۲۴۔ دسمبر ۲۰۰۳ء

☆☆☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مصباح کا خواب   ماہ فروری کا آخری ہفتہ 2010

میں خواب میں دیکھتی ہوں کہ میں اپنے گھر کے کمرہ میں بیٹھی ہوں اور
میری کزنیں بھی بیٹھی ہیں اور ہم سب اپنے کام میں مصروف ہوتی ہیں کہ
میری ایک کزن نعیمہ آکر مجھ سے کہتی ہے کہ حضرت مرزا طاہر احمد
صاحب ہمارے گھر کے باہر کھڑے ہیں ہم یہ بات سن کر چونک جاتے ہیں اور اس
سے کہتے ہیں یہ کیسے ممکن ہے وہ تو وفات پا چکے ہیں وہ کہتی ہے کہ یقین
نہیں آرہا تو آپ سب باہر جا کر دیکھ لیں۔ ہم سب باہر جاتے ہیں تو
دیکھتے ہیں کہ واقعی خلیفہ صاحب کھڑے ہیں اور باہر بہت سے لوگ
حیرانگی میں کھڑے ہوتے ہیں اور وہاں ایک عجیب سی خاموشی
طاری ہوتی ہے۔ اور کوئی بھی اتنی ہمت نہیں کرپاتا کہ ان سے کچھ پوچھ
سکے سب لوگ حیران ہوتے ہیں کہ اچانک میں آگے بڑھ کر ان سے پوچھتی
ہوں کہ آپ کے والد صاحب سچے تھے یا میرے دادا سچے ہیں تو وہ مایوسی
سے جواب دیتے ہیں کہ ابھی تو میں بتانے آیا ہوں کہ میرے والد
نہیں یہ شخص سچا ہے تو دادا ابو بھی میرے قریب ہی کھڑے ہوتے
ہیں اور لوگوں سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں کہ میں نے تم لوگوں

کو کہا تھا نہ کہ میں سچا ہوں لیکن تم لوگ میری بات نہیں مانتے تھے
اور اب یہ بات ثابت ہو چکی ہے انہوں نے کہا واقعی آپ
سچے تھے اور سیدھی راہ پر تھے اور ہم غلط راہ پر تھے۔